www.KitaboSunnat.com
© rasailojaraid.com

السنۃ والحدیث

تحریر: حافظ ابن رجبؒ
ترجمہ و تفہیم: مولانا سعید مجتبیٰ سعیدی ایم اے

آدابِ دین و دنیا

امام احمدؒ، نسائیؒ، ترمذیؒ اور ابن حبانؒ نے اپنی کتاب الصحیح میں، بروایت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ، نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے ایک روایت بیان کی ہے کہ آپؐ نے فرمایا:

"مَا ذِئْبَانِ جَائِعَانِ اُرْسِلَا فِيْ غَنَمٍ بِاَفْسَدَ لَهَا مِنْ حِرْصِ الْمَرْءِ عَلَى الْمَالِ وَالشَّرَفِ لِدِيْنِهٖ"

"دو بھوکے بھیڑیے، جنھیں بکریوں کے ریوڑ میں چھوڑ دیا جائے، اس قدر نقصان نہیں کر سکتے، جس قدر نقصان، انسان کی دنیا کے مال اور عزت و شہرت میں حرص سے، اس کے دین کا ہوتا ہے!"

امام ترمذیؒ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن، صحیح ہے۔

یہی حدیث ایک دوسری سند سے حضرات ابن عمر، ابن عباس، ابوہریرہ، اسامہ بن زید، جابر، ابوسعید خدری اور عاصم بن عدی انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین سے بھی مروی ہے۔

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حدیث کے الفاظ یوں ہیں:

"مَا ذِئْبَانِ ضَارِيَانِ يَأْتِيَانِ فِيْ غَنَمٍ غَابَ رِعَاؤُهَا بِاَفْسَدَ لِلنَّاسِ مِنْ حُبِّ الشَّرَفِ وَالْمَالِ لِدِيْنِ الْمُؤْمِنِ"

کہ "دو خونخوار بھیڑیے، جو بکریوں کے ایسے ریوڑ میں آ جائیں جس کے

© rasailojaraid.com
محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com
© rasailojaraid.com

چرواہے موجود نہ ہوں، لوگوں کے لیے اس سے بڑھ کر نقصان دہ نہیں، جس قدر مومن کے دین کے لیے دنیا کی عزت اور مال و دولت میں اس کی حرص، نقصان دہ ہے!"

اور حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت میں "حرص" کی بجائے "حُبُّ الْمَالِ وَالشَّرَفِ" کے الفاظ ہیں!

دنیا میں مال و دولت اور عزت و شہرت کی حرص، مسلمان کے دین کے لیے کس حد تک نقصان دہ ہے، اس کی وضاحت کے لیے آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ عظیم الشان ضرب المثل بیان فرمائی ہے، کہ یہ نقصان ان بکریوں کے نقصان سے کم نہیں جن میں دو بھوکے خونخوار بھیڑیے رات کو آوارد ہوں اور وہاں کوئی چرواہا (نگران) بھی موجود نہ ہو چنانچہ وہ ان کو چیریں پھاڑیں اور کھائیں گے، لہٰذا بہت کم بکریاں ان سے محفوظ رہ سکیں گی۔

بالکل اسی طرح دنیا میں مال و شرف کی حرص کے ساتھ مسلمان کا دین بہت کم محفوظ رہ سکتا ہے۔

پس آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بیان فرمودہ یہ ضرب المثل، دنیا میں مال و دولت اور عزت و شرف کی حرص کی، انتہا درجہ مذمت پر مشتمل ہے۔

مال کے حرص کی دو قسمیں ہیں:

ایک تو یہ کہ مال کی شدید محبت کے ساتھ ساتھ اسے جائز طریقوں اور ذرائع سے حاصل کرنے کی انتہائی کوشش کرنا اور محنت و مشقت کر کے اسے کمانا۔ چنانچہ اس حدیث کے بیان کرنے کا سبب بھی یہی ذکر ہوا ہے۔

طبرانی نے حضرت عاصم بن عدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بیان کیا ہے، فرماتے ہیں:

"اِشْتَرَيْتُ مِائَةَ سَهْمٍ مِنْ سِهَامِ خَيْبَرَ فَبَلَغَ ذٰلِكَ نَبِيَّ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: مَا ذِئْبَانِ ضَارِيَانِ فِي غَنَمٍ اَضَاعَهَا رَبُّهَا بِاَفْسَدَ مِنْ طَلَبِ الْمُسْلِمِ الْمَالَ وَالشَّرَفَ لِدِيْنِهٖ!"

© rasailojaraid.com

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com
© rasailojaraid.com

کہ "میں نے خیبر کے حصّوں میں سے ایک سو حصص خرید لیے، اس کی اطلاع جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ہوئی، تو آپؐ نے فرمایا:
دو خونخوار بھیڑیے ایسی بکریوں میں، جن کا مالک انھیں (غیر محفوظ) چھوڑ گیا ہو، کوئی زیادہ نقصان کرنے والے نہیں جس قدر نقصان، مسلمان کے دین کے لیے، اس کے مال و دولت اور عزت و شرف طلب کرنے سے ہوتا ہے!"

کیونکہ مال کی حرص میں عمرِ عزیز کے بے فائدہ ضیاع کے علاوہ کچھ حاصل نہیں! ایسے آدمی کو درجاتِ عالیہ اور دائمی نعمتوں کے حصول کا گرانقدر موقع حاصل تھا، جسے اس نے ایسے رزق کی تلاش میں ضائع کر دیا جو تقسیم ہو چکا اور اللہ تعالیٰ اس کی ضمانت دے چکے ہیں۔ چنانچہ اسے صرف وہی کچھ مل سکے گا جو مقدر اور تقسیم ہو چکا ہے۔
اور پھر یہ کہ یہ انسان اس مال سے متمتع نہیں ہو سکے گا، بلکہ اسے دوسروں کے لیے چھوڑ کر چلتا ہو گا! ___ اس سے فائدہ تو اس کے ورثاء کو پہنچے گا، جبکہ اس کی ذمہ داری اور مسئولیت اسی پر رہے گی۔ یہ شخص ایسے لوگوں کے لیے مال و دولت جمع کرتا ہے جو اس کا شکریہ بھی ادا نہ کریں گے اور یہ اپنا مال ان لوگوں کو پیش کرتا ہے جو اس کی کوئی بھی معذرت قبول نہ کریں گے! ___ صرف یہی بات مذمتِ حرص میں کافی ہے۔

حریص آدمی مال کو جمع کرنے کی خاطر اپنی پیاری عمر کو ضائع کر دیتا اور سفر اور دیگر خطرات کا خطرہ مول لیتا ہے، جس سے صرف دوسروں کو فائدہ ہو گا۔ جیسا کہ کسی کہنے والے نے کہا ہے:

؎ وَلَا تَحْسَبَنَّ الْفَقْرَ مِنْ فَقْدِ الْغِنٰی
وَلٰكِنَّ فَقْدَ الدِّيْنِ مِنْ اَعْظَمِ الْفَقْرِ

کہ "مال کی کمی کو فقیری اور غریبی مت سمجھو، بلکہ سب سے بڑھ کر فقر اور غربت تو دین کی کمی ہے!"

کسی دانا کو بتایا گیا کہ فلاں شخص نے بہت سا مال جمع کر لیا ہے، تو اس نے کہا: "کیا اس نے کچھ دن ایسے بھی گزارے ہیں جن میں اس نے علم (دین) سیکھا ہو؟"

© rasailojaraid.com
محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com
© rasailojaraid.com

کہا گیا کہ "نہیں!" تو اس دانا شخص نے کہا: "اس نے کچھ بھی جمع نہیں کیا!"

بعض اسرائیلی روایات میں ہے:

"رزق تقسیم کیا جا چکا ہے اور حریص محروم رہتا ہے! اے ابنِ آدم، جب تو نے اپنی عمر طلبِ دنیا میں گزار دی تو آخرت (کی کامیابی) کب ڈھونڈو گے؟"

؎ إِذَا كُنْتَ فِي الدُّنْيَا عَنِ الْخَيْرِ عَاجِزًا
فَمَا أَنْتَ فِي يَوْمِ الْقِيٰمَةِ صَانِعٌ

"جب تو اس دنیا میں نیکی اور خیر کے کام کرنے سے عاجز رہا، تو قیامت کے روز تو کیا کرے گا؟"

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:

"یقینِ کامل یہ ہے کہ تو لوگوں کو راضی رکھنے کے لیے اللہ کو ناراض نہ کرے اور اللہ کی عطاءِ رزق پر کسی غیر کی مدح سرائی نہ کرے۔ جب تجھے اللہ تعالیٰ کوئی چیز عطا نہ کریں تو تو کسی کو ملامت نہ کر، کیونکہ رزق کو نہ تو حریص کی حرص ہانک کر لا سکتی ہے اور نہ کسی دشمن کی کراہت و ناپسندیدگی اسے روک سکتی ہے! ہاں اللہ تعالیٰ نے اپنے عدل و انصاف سے خوشی اور رزق کی فراخی یقین اور رضا میں رکھی ہے جبکہ غم اور پریشانی شک اور ناراضگی میں!"

بزرگوں میں سے ایک نے فرمایا:

"جب تقدیر حق ہے تو حرص فضول اور بے کار ہے۔ جب دھوکا دینا لوگوں کی عادت ہے تو ہر ایک پر اعتماد کر لینا نادانی ہے۔ اور جبکہ موت ہر متنفس کی گھات میں ہے تو دنیا میں مطمئن ہو رہنا حماقت ہے!"

حضرت عبد الواحد بن زید رحمۃ اللہ علیہ حلفاً فرمایا کرتے تھے کہ "انسان کی دنیا میں حرص اس کے تمام دشمنوں میں سب سے بڑی ہے!"

نیز فرمایا کرتے تھے: "بھائیو، کسی حریص کی دولت و ثروت اور کمائی کی وسعت فراخی کی طرف نہ جاؤ، بلکہ اسے کراہت و ناپسندیدگی کی نظر سے دیکھو۔ کیونکہ آج وہ

© rasailojaraid.com
محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com
© rasailojaraid.com

ان کاموں میں مشغول و مصروف ہے۔ جو کل کلاں اسے آخرت میں ہلاک کر دیں گے۔ اس کے باوجود وہ اپنی (اس حالت پر) مفتخر بھی ہے!" نیز فرمایا کرتے تھے: "حرص دو قسم کی ہوتی ہے۔ ایک نقصان پہنچانے والی اور دوسری نفع بخش!۔ نفع بخش حرص تو یہ ہے کہ انسان اللہ کی طاعت و فرمانبرداری کی حرص کرے اور نقصان دہ حرص، دنیا کی حرص ہے۔ کیونکہ انسان ایسی حقیر چیز کے حصول میں مصروف ہوتا اور اس کے لیے تکلیفیں جھیلتا ہے، جس کے جمع کرنے میں مشغولیت کے سبب وہ اس سے مستفید نہیں ہو پاتا۔ وہ دنیا کی محبت کے سبب آخرت کے لیے فارغ نہیں ہوتا اور دائمی اور باقی رہنے والی زندگی سے غافل رہتا ہے۔"

کسی نے یہ مفہوم یوں ادا کیا ہے:

ے لَا تَغْبِطَنَّ اَخَا حِرْصٍ عَلٰی سَعَةٍ
وَانْظُرْ اِلَیْهِ بِعَیْنِ الْمَاقِتِ الْقَالِیْ
اِنَّ الْحَرِیْصَ لَمَشْغُوْلٌ بِثَرْوَتِهٖ
عَنِ السُّرُوْرِ لِمَا یَحْوِیْ مِنَ الْمَالِ

یعنی: "اے مخاطب، کسی حریص کی مالی فراخی پر حرص نہ کر، بلکہ اس کی طرف ناپسندیدگی اور خشمگیں نظروں سے دیکھ۔ بے شک حریص آدمی حصولِ مال میں مشغولیت کے سبب اپنے مال سے خوشی حاصل کرنے میں ناکام رہتا ہے۔"

کسی دوسرے نے یہی مفہوم یوں ادا کیا ہے:

ے یَا جَامِعًا مَانِعًا وَالدَّهْرُ یَرْمُقُهٗ
مُفَکِّرًا اَیَّ بَابٍ مِّنْهُ یُغْلِقُهٗ
جَمَعْتَ مَالًا فَکِّرْ هَلْ جَمَعْتَ لَهٗ
یَا جَامِعَ الْمَالِ اَیَّامًا تُفَرِّقُهٗ
اَلْمَالُ عِنْدَكَ مَخْزُوْنٌ لِّوَارِثِهٖ
مَا الْمَالُ مَالُكَ اِلَّا یَوْمَ تُنْفِقُهٗ

© rasailojaraid.com

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com
© rasailojaraid.com

اِنَّ الْقِنَاعَةَ مَنْ يَّحْلِلْ بِسَاحَتِهَا
لَمْ يَأْلُ فِيْ طَلَبٍ مِّمَّا يُؤَرِّقُهٗ

"اے مال کو جمع کرنے، بخل کرنے والے! زمانہ تیری طرف آنکھیں لگائے سوچ رہا ہے کہ وہ اپنا کون سا دروازہ بند کرے؟

تو نے مال تو جمع کر لیا، ذرا سوچ تو سہی کہ تو اسے خرچ کب کرے گا؟

تیرے پاس مال وارثوں کے لیے جمع ہے۔ حالانکہ تیرا مال، تیرا اس دن ہو گا جب تو اسے کام میں لاتے گا!

جو شخص دامنِ قناعت میں آجاتے وہ ان چیزوں کی طلب و تلاش میں کسر نہیں چھوڑتا جو اسے بیدار کیے رکھیں"

ایک دانا نے اپنے ایک، دنیا کے حریص بھائی کو لکھا:

"اما بعد، تو دنیا کا حریص ہو گیا اور اس کی خدمت گزارتا ہے۔ حالانکہ یہ دُنیا امراض اور مصائب و تکالیف کے ذریعے تجھے اپنے آپ سے دور کرتی ہے! —— یوں معلوم ہوتا ہے گویا تو نے (آج تک) کسی حریص کو تہی دست، کسی زاہد و متقی کو صاحبِ رزق، کسی (دولتمند) کو کافی مال چھوڑ کر مرتے ہوئے —— اور کسی قانع کو) دنیا کے تھوڑے مال پر اکتفاء کرتے نہیں پایا!"

ایک اعرابی نے اپنے بھائی کو حرص پر ڈانٹ پلائی اور کہا:

"بھائی! تو طلب کرنے والا بھی ہے اور مطلوب بھی! —— تو اس کا مطلوب ہے جس سے تو بچ نہیں سکتا اور اس چیز کا طالب ہے، جس کی ضمانت تجھے دی جا چکی ہے —— کیا تو نے کسی حریص کو تہی دست اور زاہد کو صاحبِ رزق نہیں دیکھا؟"

ایک دانا کا قول ہے:

"حاسد، سب سے زیادہ غمگین ہوتا ہے۔ قناعت پسند، سب سے زیادہ مطمئن زندگی گزارنے والا ہوتا ہے اور حریص، سب سے زیادہ مصائب جھیلتا ہے! —— سب سے اچھی زندگی بسر کرنے والا شخص

© rasailojaraid.com

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com
© rasailojaraid.com

وہ ہوتا ہے جو سب سے بڑھ کر دنیا کو ترک کرے اور سب سے زیادہ ندامت اس عالم کو ہوتی ہے جو حد سے تجاوز کرنے والا ہو!"

یہی مفہوم کسی نے یوں ادا کیا ہے:

اَلْحِرْصُ دَاءٌ قَدْ اَضَرَّ بِمَنْ تَرٰی اِلَّا قَلِیْلاً
کَمْ مِّنْ حَرِیْصٍ طَامِعٍ وَالْحِرْصُ صَیَّرَہٗ ذَلِیْلاً

"حرص ایک ایسی بیماری ہے کہ اکثر لوگ اس سے نقصان اٹھاتے ہیں۔ کتنے ہی ایسے حریص اور لالچی ہیں کہ جنھیں حرص نے ذلیل کر چھوڑا!"

ایک اور نے کہا ہے:

کَمْ اَنْتَ لِلْحِرْصِ وَالْاَمَانِیْ عَبْدٌ
لَیْسَ یُجْدِیْکَ حِرْصٌ وَسَعْیٌ اِذَا لَمْ یَکُنْ جَدٌّ
مَا لِمَا قَدَّرَہُ اللّٰہُ مِنَ الْاَمْرِ بُدٌّ

"تو حرص اور خواہشات کا کس حد تک غلام بن چکا ہے؟ — اگر قسمت ساتھ نہ دے تو حرص وسعی تجھے مفید نہیں — جو معاملات اللہ تعالیٰ نے مقدر فرما دیے ہیں وہ پورے ہو کر رہیں گے!"

ابو العتاہیہ کا شعر ہے:

تَعَالَی اللّٰہُ یَا سَلْمَ بْنَ عَمْرٍو
اَذَلَّ الْحِرْصُ اَعْنَاقَ الرِّجَالِ

"اے سلم بن عمرو، اللہ تعالیٰ بلند و برتر ہیں۔ اور حرص نے شریف لوگوں کی گردنوں کو جھکا کے رکھ دیا ہے!"

حرص، دین و مروّت کے لیے مضر ہے۔ کسی لکھنے والے نے کیا خوب کہا ہے:

حِرْصُ الْحَرِیْصِ جُنُوْنٌ وَالصَّبْرُ حِصْنٌ حَصِیْنٌ
اِنْ قَدَّرَ اللّٰہُ شَیْئًا فَاِنَّہٗ سَیَکُوْنُ

"حریص کا حرص ایک قسم کا جنون ہے۔ جبکہ صبر مضبوط و محفوظ قلعہ ہے۔ اگر اللہ تعالیٰ نے کوئی چیز مقدر فرما دی ہے تو وہ بہر حال ہو کر رہے گی!"

کسی دوسرے نے یوں کہا ہے کہ:

© rasailojaraid.com
محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com
© rasailojaraid.com

ـہ حَتّٰی مَتٰی اَنْتَ فِیْ حَلٍّ وَّتَرْحَالِ
وَطُوْلِ سَعْیٍ وَّاِدْبَارٍ وَّاِقْبَالِ
وَنَازِحُ الدَّارِ لَا یَنْفَکُّ مُغْتَرِبًا
عَنِ الْاَحِبَّةِ لَا یَدْرُوْنَ بِالْحَالِ
بِمَشْرِقِ الْاَرْضِ طَوْرًا ثُمَّ مَغْرِبِهَا
لَا یَخْطُرُ الْمَوْتُ مِنْ حِرْصٍ عَلٰی بَالِ
وَلَوْ قَنِعْتُ اَتَانِیَ الرِّزْقُ فِیْ دَعَةٍ
اِنَّ الْقُنُوْعَ الْغِنٰی لَا کَثْرَةُ الْمَالِ

"تو کب تک سفر، طویل محنت، بدبختی اور نیک بختی میں رہے گا؟ گھر سے دور رہنے والا اپنے احباب سے بھی اجنبی رہتا ہے اور انھیں اس کے حال کی بھی خبر نہیں ہوتی۔
وہ کبھی مشرق میں ہوتا ہے تو کبھی مغرب میں، حتی کہ حرص میں پڑ کر وہ موت سے بھی لاپرواہ ہو جاتا ہے۔
اگر میں قناعت کروں تو رزق میرے پاس خود آ پہنچے گا، کیونکہ حقیقی دولتمندی قناعت ہے نہ کہ مال کی کثرت!"

اسی کا یہ شعر بھی ہے:

ـہ اَیُّهَا الْمُتْعِبُ جُهْدًا نَفْسَهٗ — یَطْلُبُ الدُّنْیَا حَرِیْصًا جَاهِدًا
لَا لَکَ الدُّنْیَا وَلَا اَنْتَ لَهَا — فَاجْعَلِ الْهَمَّیْنِ هَمًّا وَّاحِدًا

"اے محنت کر کر کے اپنے آپ کو تھکانے والے اور حریص بن کر، کوشش سے دُنیا تلاش کرنے والے، (یاد رکھ) نہ تو دُنیا تیرے لیے ہے اور نہ تُو دنیا کے لیے ـــــ لہٰذا ان دونوں ارادوں اور مقصدوں کا ایک ہی مقصد بنا ڈال (یعنی دنیا اور اس کی حرص کی بجائے صرف آخرت کا خیال کر!)"

مال کے حرص کی دوسری قسم اس پہلی قسم سے بھی بڑھ کر (مذموم) ہے اور وہ یہ کہ آدمی مال کی حرص کرے اور نہ صرف حرام ذرائع سے اسے حاصل کرنے کی کوشش

© rasailojaraid.com
محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com
© rasailojaraid.com

کرے، بلکہ اپنے ذمہ جو حقوق اور ذمہ داریاں ہیں، انھیں بھی پورا نہ کرے۔ یہ بخلِ مذموم کی قسم سے ہے! حالانکہ اللہ رب العزت نے فرمایا:

"وَمَنْ يُوقَ شُحَّ نَفْسِهِ فَأُولَٰئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ۔"

(التغابن:١٦)

کہ "جو لوگ نفس کی بخیلی سے بچا لیے گئے، تو ایسے ہی لوگ فلاح پانے والے ہیں!"

سنن ابی داؤد میں ہے:

"عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِتَّقُوا الشُّحَّ فَإِنَّ الشُّحَّ أَهْلَكَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ أَمَرَهُمْ بِالْقَطِيعَةِ فَقَطَعُوا، وَأَمَرَهُمْ بِالْبُخْلِ فَبَخِلُوا، وَأَمَرَهُمْ بِالْفُجُورِ فَفَجَرُوا!"

"بروایت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: "شدتِ بخل سے بچو، اسی نے تو تم سے پہلے لوگوں کو ہلاک کیا، اس نے انھیں قطع رحمی کا حکم دیا تو انہوں نے قطع رحمی کی۔ انھیں بخل کا حکم دیا تو انہوں نے بخل کیا، —— اور انھیں گناہوں کا حکم دیا تو انہوں نے گناہ اپنا لیے!"

اور صحیح مسلم میں ہے:

عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِتَّقُوا الشُّحَّ فَإِنَّ الشُّحَّ أَهْلَكَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ حَمَلَهُمْ عَلَى أَنْ سَفَكُوا دِمَاءَهُمْ وَاسْتَحَلُّوا مَحَارِمَهُمْ"

"حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ، نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپؐ نے فرمایا: "بخل سے بچو، اسی نے تم سے پہلے لوگوں کو ہلاک کیا، اس نے انھیں انگیخت کیا تو انہوں نے خون بہائے اور

© rasailojaraid.com

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com
© rasailojaraid.com

محرّمات کو حلال کر لیا!"

علماء کے ایک گروہ کا کہنا ہے: "شحّ" وہ شدید حرص ہے، جو انسان کو اس بات پر آمادہ کر دے کہ وہ اشیاء کو ناجائز ذرائع سے حاصل کرے اور اس کی ذمہ داریوں سے اسے روکے! ــــــ اور اس کی نشانی یہ ہے کہ انسان کا نفس اللہ تعالیٰ کی حرام کردہ اور منع کردہ اشیاء کی طرف رغبت کرے، نیز مال، اور اسی قبیل کی دیگر اشیاء میں سے، اس کے حلال کردہ پر قناعت نہ کرے۔

ــــــ اللہ تعالیٰ نے اگرچہ ہمارے لیے پاکیزہ کھانے، مشروبات، لباس اور منکوحات حلال کی ہیں، تاہم ان سب کو ناجائز ذرائع سے حاصل کرنا ہم پر حرام قرار دیا ہے! جہاں اللہ تعالیٰ نے ہمارے لیے کفّار اور ہم سے لڑنے والے لوگوں کے خون اور اموال مباح کیے ہیں، وہاں اس نے دولت کا ناجائز حصول اور خون کا ناحق بہانا بھی ہم پر حرام قرار دیا ہے۔ پس جو شخص مباح امور پر اکتفاء کرے وہ تو مومن ہے۔ اور جو ان سے تجاوز کر کے ممنوعہ اشیاء تک جا پہنچے، تو یہی "شحّ مذموم" ہے اور جو ایمان کے بھی منافی ہے! ــــــ اسی لیے آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں خبردار کیا ہے کہ "شحّ" انسان کو قطع رحمی، گناہ اور بخل کا حکم دیتا ہے۔

یاد رہے کہ "بخل" اپنے پاس موجود چیز کو روک رکھنے کا نام ہے، جبکہ "شحّ" یہ ہے کہ انسان دوسروں کے اموال کو ظلم اور زیادتی سے حاصل کرے۔ یہاں تک بھی کہا گیا ہے کہ "شحّ"، تمام گناہوں کی بنیاد اور اصل ہے۔ چنانچہ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ نے شحّ اور بخل کی یہی تعریف کی ہے۔ اور اسی تعریف کے پیش نظر حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بیان کردہ اس حدیث کا صحیح مفہوم سمجھا جا سکتا ہے، جس میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"لَا يَجْتَمِعُ شُحٌّ وَّلَا إِيْمَانٌ فِيْ مُؤْمِنٍ۔"

کہ "مومن میں "شحّ" اور ایمان دونوں جمع نہیں ہو سکتے!"

اور ایک دوسری حدیث میں آپؐ نے فرمایا:

"أَفْضَلُ الْإِيْمَانِ الصَّبْرُ وَالسَّمَاحَةُ۔"

"افضل ایمان صبر اور [illegible] ہے۔"

© rasailojaraid.com
محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com
© rasailojaraid.com

اور صبر کی تعریف حرام امور سے بچنا ہے جبکہ "سماحة" کا مفہوم اپنی ذمہ داریوں کو (صحیح طریقے سے) ادا کرنا ہے۔

بسا اوقات "شح" کا لفظ "بخل" کے معنی میں استعمال ہو جاتا ہے اور "بخل" کا لفظ "شح" کے معنی میں۔ لیکن ان دونوں کے درمیان اصل فرق وہی ہے جو ہم نے بیان کیا۔ چنانچہ جب مال کی حرص اس حد تک پہنچ جائے تو بلاشبہ اس سے دین وایمان میں کمی آجاتی ہے یہاں تک کہ اس کا بہت کم حصہ باقی رہ جاتا ہے۔

مزید دیکھیے کہ انسان کا عزو شرف کے حصول کے لیے حریص ہونا مال کے حرص سے بھی زیادہ مہلک ہے؛ چنانچہ شرفِ دنیا، بلندیٔ مراتب، جاہ واقتدار اور زمین میں سربلندی کا طلب کرنا انسان کے لیے مال ودولت کے حاصل کرنے سے زیادہ نقصان دہ، اور اس میں زہد وتقوای انتہائی مشکل ہے۔ کیونکہ سرداری اور بلند مرتبہ کے حصول میں مال ودولت بھی کام آتا ہے۔

حرصِ عزو شرف کی بھی دو قسمیں ہیں:

ایک یہ کہ حکومت وسرداری اور مال کے ذریعہ عزو شرف کی تلاش کی جائے۔ یہ انتہائی خطرناک چیز ہے اور انسان کو عموماً آخرت کی بہتری، وہاں کی عزت وکرامت اور سربلندی سے محروم کر دیتی ہے۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

"تِلْكَ الدَّارُ الْآخِرَةُ نَجْعَلُهَا لِلَّذِينَ لَا يُرِيدُونَ عُلُوًّا فِي الْأَرْضِ وَلَا فَسَادًا ۚ وَالْعَاقِبَةُ لِلْمُتَّقِينَ" (القصص ۸۳)

"یہ آخرت کا گھر تو ہم ان لوگوں کے لیے مخصوص کر دیں گے جو زمین میں اپنی بڑائی نہیں چاہتے اور نہ فساد کرنا چاہتے ہیں اور انجام کی بھلائی تو متقین ہی کے لیے ہے۔"

ایسا بہت کم ہوتا ہے کہ کوئی شخص عہدوں اور مناصب کے ذریعہ دنیا کا عزو شرف تلاش کرے اور اللہ کی توفیق بھی اس کے شاملِ حال رہے، ہاں بلکہ اسے، اسی کے حوالے کر دیا جاتا ہے۔

جیسا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت عبدالرحمٰن بن سمرة رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا:

© rasailojaraid.com
محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

© rasailojaraid.com

"يَا عَبْدَ الرَّحْمٰنِ لَا تَسْأَلِ الْإِمَارَةَ فَإِنَّكَ إِنْ أُعْطِيتَهَا عَنْ مَسْأَلَةٍ وُكِلْتَ إِلَيْهَا وَإِنْ أُعْطِيتَهَا عَنْ غَيْرِ مَسْأَلَةٍ أُعِنْتَ عَلَيْهَا"

"اے عبدالرحمٰن، حکومت و سرداری نہ مانگنا۔ کیونکہ اگر یہ تجھے مانگنے اور طلب کرنے کے بعد ملی، تو تجھے اسی کے سپرد کر دیا جائے گا اور اگر بن مانگے اور طلب کیے ملی تو اللہ تعالیٰ کی طرف سے تیری مدد کی جائے گی"

بعض اسلاف کا قول ہے:

"مَا حَرَصَ أَحَدٌ عَلَى وِلَايَةٍ فَعَدَلَ فِيهَا"

"یہ نہیں ہوتا کہ کوئی شخص عہدہ، منصب اور حکومت کی حرص بھی کرے اور پھر اس میں عدل و انصاف بھی قائم رکھ سکے"

حضرت یزید بن عبداللہ بن موہب جو بڑے نیک اور عادل قاضی تھے، فرمایا کرتے تھے:

"جو شخص مال و دولت، عزت و شرف کو پسند کرے اور مصائب و تکالیف سے ڈرے تو وہ حکومت میں عدل و انصاف قائم نہیں رکھ سکتا!"

صحیح بخاری میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ارشادِ گرامی ہے:

"إِنَّكُمْ سَتَحْرِصُونَ عَلَى الْإِمَارَةِ وَسَتَكُونُ نَدَامَةً يَوْمَ الْقِيَامَةِ، فَنِعْمَتِ الْمُرْضِعَةُ وَبِئْسَتِ الْفَاطِمَةُ"

کہ "تم حکومت و مناصب کا لالچ کرو گے اور یہ چیز قیامت کے روز ندامت پر منتج ہوگی، یہ حکومت دودھ پلانے کے لحاظ سے بہترین اور دودھ چھڑانے کے لحاظ سے بہت بُری ہے" (یعنی ذمہ داریاں ادا کی جائیں تو یہ بہت اچھی ورنہ بہت بری چیز ہے!)

صحیح بخاری ہی میں حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے

© rasailojaraid.com
محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com
© rasailojaraid.com

کہ دو آدمی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آئے اور کہا: "اللہ کے رسولؐ، ہمیں امیر بنا دیجیے۔" تو آپؐ نے فرمایا:

"إِنَّا لَا نُعْطِي أَمْرَنَا هٰذَا مَنْ سَأَلَهُ وَلَا مَنْ حَرَصَ عَلَيْهِ۔"

کہ "ہم امارت ان لوگوں کے حوالے نہیں کرتے جو اسے طلب کریں اور ان کے حوالے بھی نہیں کرتے جو اس کے حریص ہوں!"

یہ بات یاد رکھنے کی ہے کہ عزت و شرف کی حرص، اس کے حصول سے قبل بھی ایک بہت بڑی حرص کو مستلزم ہے اور اس کے حصول کے بعد بھی ـــــ چنانچہ ایک انسان اس کے حصول سے قبل تو ان مساعی اور ذرائع کا حریص ہوتا ہے جن سے یہ اسے حاصل ہو سکے۔ جبکہ حاصل ہو چکنے کے بعد وہ ظلم و تکبر وغیرہ مفاسد کا شکار ہو کر اس کا حریص ثابت ہوتا ہے۔

امام ابوبکر آجری رحمۃ اللہ علیہ، جو چوتھی صدی ہجری کے بلند پایہ علماء میں سے تھے، انہوں نے علماء کے اخلاق و آداب کے بارے میں ایک جلیل القدر کتاب تصنیف کی ہے۔ اس کتاب کے مطالعہ سے علماء سابقین کے رویہ اور طریقوں کی نشاندہی ہوتی ہے اور ان رویوں اور طریقوں کی بھی نشاندہی ہوتی ہے جو ان علمائے سابقین کی روش کے خلاف ہیں اور بعد میں پیدا ہوتے ہیں۔

چنانچہ عز و شرف کی حرص کی مذمت کا اندازہ اس بات سے لگائیے کہ امام موصوف نے اپنی اس کتاب میں علماء سوء کی کئی علامتیں ذکر کی ہیں۔ جن میں سے بعض یہ ہیں:

انہیں اپنی تعریف بڑی پسند ہوتی ہے اور وہ اہلِ دنیا کی نظروں میں عزت و مقبولیت اور شہرت کے طلبگار ہوتے ہیں۔

وُہ دنیا کے سامنے علم کے ساتھ یوں ظاہر ہوتے ہیں جیسے کوئی خوبصورت زیور پہنے ہوتے ہوں، حالانکہ ان کا علم، زیورِ عمل سے مزیّن نہیں ہوتا! ـــــ

لکھتے لکھتے انہوں نے یہاں تک لکھا ہے کہ:

پس یہ اور ان جیسے اخلاق و صفات اس شخص کے دل پر غالب آجاتے ہیں جو

© rasailojaraid.com

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com
© rasailojaraid.com

علم سے بہرہ مند نہیں ہوتا۔ چنانچہ جب وہ عزت ومنزلت کے پیچھے پڑجاتا اور مذکورہ اخلاق اپنا لیتا ہے تو وہ بادشاہوں اور دنیاداروں کی مجالس کو پسند کرتا ہے —— وہ چاہتا ہے کہ ظاہری خوبصورتی، بہترین سواری، خدمتگار، زرق برق لباس، نرم وگداز بستر اور رنگارنگ کے بہترین کھانوں میں وہ ان کے ساتھ شریک ہو اور اس کا خصوصی لحاظ رکھا جائے! اس کی بات کو اہمیت دی جائے، اور اس کے حکم کی تعمیل ہو! —— اور چونکہ ان باتوں کا حصول، عہدۂ قضاء کے بغیر ممکن نہیں، لہٰذا وہ یہ عہدہ ازخود طلب کرتا ہے کہ جس میں دینداری شرطِ اول ہے۔ لیکن جب وہ دینداری کے بغیر اسے طلب کرتا ہے تو حکمرانوں اور ان کے حاشیہ برداروں کے سامنے اظہارِ عجز ومسکنت کرتا، ان کی خدمات بجا لاتا، اپنے مال سے ان کی تواضع کرتا اور ان کے ایوانوں اور گھروں میں آتے جاتے، جو قبیح اور منکر افعال دیکھتا ہے، ان سے صرفِ نظر کرتا اور خاموش رہتا ہے۔ یہی نہیں بلکہ وہ ان کا منظورِ نظر بننے کے لیے ان کے بہت سے غلط کاموں کو اپنی غلط تاویلوں اور تحریفوں سے درست ثابت کرنے کی بھی کوشش کرتا ہے! —— پھر جب وہ ایک عرصہ تک یہی طریقہ اختیار کرتا ہے اور اس کی طبیعت ومزاج میں شر وفساد جاگزیں اور مستحکم ہو جاتا ہے تو حکمران اسے عہدۂ قضاء سپرد کردیتے ہیں اور وہ بغیر چھری کے ذبح کردیا جاتا ہے۔ کیونکہ ان حکمرانوں کا اس پر یہ بہت بڑا احسان ہوتا ہے اور اس کے بدلے میں اس پر یہ لازم ہوجاتا ہے کہ وہ ان کا شکریہ ادا کرے اور بہت سے ناپسندیدہ امور کو برداشت کرکے اپنے آپ کو ایذا پہنچاتا رہے۔ مبادا وہ اس پر ناراض ہو کر اسے معزول ہی نہ کردیں۔ اس حالت میں اسے اللہ تعالیٰ کی ناراضگی کی کوئی پرواہ نہیں ہوتی۔ چنانچہ وہ یتیموں، بیواؤں اور غرباء ومساکین کے اموال، وقف شدہ املاک، مجاہدین اور معتزرین حرمین کے اموال، جن کا فائدہ عام مسلمانوں کو پہنچنا چاہیے، انہیں تو غصب کرنے پر کمر ہمت باندھ لیتا ہے، لیکن اپنے ملازمین کو راضی رکھتا ہے! —— خود بھی حرام کھاتا ہے اور دوسروں کو بھی حرام کھلاتا ہے۔ نتیجہ یہ کہ روزِ قیامت اس پر دعوے کرنے والے دن بدن زیادہ ہوجاتے ہیں۔ پس ویل ہے اس عالم کے لیے، جسے اس کا علم ان رذیل اخلاق تک پہنچا دے! —— اور یہی وہ

© rasailojaraid.com
محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com
© rasailojaraid.com

علم ہے کہ جس سے اللہ تعالیٰ کے رسول، صلی اللہ علیہ وسلم نے خود بھی پناہ مانگی ہے اور دوسروں کو بھی پناہ مانگنے کا حکم دیا ہے ـــــ ایسے ہی عالم کے متعلق آپؐ کا ارشادِ گرامی ہے:

"إِنَّ أَشَدَّ النَّاسِ عَذَابًا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ عَالِمٌ لَمْ يَنْفَعْهُ اللّٰهُ بِعِلْمِهٖ"

"روزِ قیامت سب سے سخت عذاب اس عالم کو ہو گا جو اپنے علم سے مستفید نہ ہوا۔"

• علاوہ ازیں اپنی امت کو تعلیم دینے کی غرض سے آپؐ یہ دعاء کیا کرتے تھے:

"اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَعُوْذُ بِكَ مِنْ عِلْمٍ لَّا يَنْفَعُ وَمِنْ قَلْبٍ لَّا يَخْشَعُ وَمِنْ نَفْسٍ لَّا تَشْبَعُ وَمِنْ دُعَاءٍ لَّا يُسْمَعُ۔"

"اے اللہ، میں نفع نہ دینے والے علم سے، نہ ڈرنے والے دل سے، سیر نہ ہونے والے نفس سے اور نہ قبول ہونے والی دعاء سے آپ کی پناہ چاہتا ہوں!"

نیز:

"اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَسْأَلُكَ عِلْمًا نَّافِعًا وَّأَعُوْذُ بِكَ مِنْ عِلْمٍ لَّا يَنْفَعُ!"

"اے اللہ، میں نفع مند علم کا تجھ سے سوال کرتا ہوں اور غیر نافع علم سے تیری پناہ چاہتا ہوں!"

حریصانِ اقتدار، علماءِ سوء کے بارے میں مذکورہ بالا کلام امام ابوبکر آجری کا ہے اور جو تیسری صدی کے اواخر میں ہوئے ہیں۔ ظاہر ہے کہ اس کے بعد سے لے کر اب تک شر و فساد میں کئی گنا اضافہ ہو گیا ہے۔ إِنَّا لِلّٰهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ!

(جاری ہے)

© rasailojaraid.com

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ